عالم ناتمام

ماریطانیہ

مولانا محمد انیس رشید

''عالم ناتمام'' کے تحت اسلامی ممالک میں سے کسی ایک ملک کا تعارف پیش کیا جاتا ہے جس میں اس کے ماضی، حال اور مستقبل پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ اس بار ''ماریطانیہ'' کا تعارف ہدیۂ قارئین ہے۔ ———— (ادارہ)

جمہوریہ ماریطانیہ شمال مغربی افریقہ کا ملک ہے، اس کے شمال میں مراکش سے ملانے والا علاقہ مغربی صحارا، شمال مشرق میں الجزائر، مشرق میں مالی، جنوب میں مالی اور سینی گال اور مغرب میں بحر اوقیانوس واقع ہیں۔ دیگر عام افریقی ممالک کی طرح ماریطانیہ ایک خشک ریگستانی ملک ہے۔ شمال سے جنوب تک لمبائی ۱۲۸۷ کلومیٹر اور مشرق سے مغرب تک چوڑائی ۱۲۵۵ کلومیٹر ہے۔ ماریطانیہ کا رقبہ اور پھیلاؤ ۱۰۳۰۷۰۰ کلومیٹر ہے، ملک کے دو تہائی رقبہ پر ریت اور پتھریلے ریگستان کا راج ہے جہاں انسانی آبادکاری کے لیے کسی قسم کے وسائل ناپید ہیں، یہی وجہ ہے کہ یہاں دور دور تک میلوں کسی آدم زاد کا ملنا مشکل ہوتا ہے۔ یہاں کا ساحلی علاقہ ہموار ہے جو سطح سمندر سے صرف ۴۵ میٹر بلند ہے۔ ماریطانیہ کے وسط میں سب سے اونچے علاقے کی بلندی ۱۸۰ سے ۲۳۰ میٹر تک ہے۔ شمال مشرق سے جنوب مغرب کی طرف پھیلا ہوا ایک پہاڑی سلسلہ ہے، یہ پورا پہاڑی سلسلہ پتھریلی چٹانوں پر مشتمل ہے، اس سلسلہ کی بلندی تقریباً ۴۶۰ میٹر ہے۔ جنوب میں ہموار اور زرخیز میدانی علاقے ہیں، اس حصے میں دریائے سینی گال بہتا ہے۔ ماریطانیہ میں ریت کے طوفان کثرت سے چلتے ہیں، اس لیے لوگوں کی مجموعی زندگی کافی مشکلات سے دوچار رہتی ہے۔ انسانی زندگی کے وسائل کی عدم دستیابی کی وجہ سے یہاں کی آبادی بھی کافی کم ہے، چنانچہ یہاں کی آبادی صرف پچیس لاکھ پر مشتمل ہے۔ دارالحکومت کا نام ''نواکشوط'' ہے، اس کی آبادی چھ لاکھ سے کچھ زیادہ ہے۔ قاعدی، نوادیبو، عطار، روسو، فدریک، کیفا، تجکجا، مبوت، علیگ، نیما اور بیر موگرین کا شمار یہاں کے بڑے شہروں میں ہوتا ہے۔ یہاں کی سرکاری زبان عربی ہے جب کہ فرانسیسی کے علاوہ دیگر علاقائی زبانیں بھی بولی جاتی ہیں۔ یہاں کی سو فیصد آبادی مسلمان ہے جس میں سے اسّی فیصد لوگ عرب اور بیس فیصد حبشی ہیں۔ انتظامی طور پر ماریطانیہ کو ۱۲ مختلف خطوں میں تقسیم کیا گیا ہے، ان بارہ کے علاوہ دارالحکومت نواکشوط کی حیثیت الگ ہے جہاں سے پورے ملک کو کنٹرول کیا جاتا ہے۔

ماریطانیہ کی یوم آزادی ۲۸ نومبر ۱۹۶۰ء ہے، جب کہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو اسے اقوام متحدہ کی رکنیت ملی، یہاں کا موسم دیگر افریقی ممالک کی طرح گرم اور خشک ہے، مزید طرفہ تماشا یہ کہ گرمیوں میں یہاں ریت کے طوفان چلتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے پہلے سے موجود مشکلات دوچند ہو جاتی ہیں، یہاں کے لوگ اگر دوسرے ممالک کا سفر کر سکتے تو یقیناً یہاں سے ہجرت کر کے اپنا نشیمن کہیں اور آراستہ کرتے، جہاں ان کو زندگی گذارنے کے تمام وسائل مہیا ہو سکتے۔ ماریطانیہ کی صورت حال یہ ہے کہ کھجور، گوند، باجرہ، مونگ پھلی، شکر قندی، جو، گندم، چاول اور تمباکو جیسی اشیاء یہاں کی زراعت سے حاصل کی جاتی ہیں، اس کے علاوہ خام لوہا، تانبا، نمک، جپسم، سلفر اور فاسفیٹ یہاں کی معدنیات ہیں۔ موریطانیہ میں گیارہویں صدی عیسوی میں اسلام کی کرنیں پہنچیں، وہ اس طرح کہ مراکش کے حکمران طبقہ ''المرابطون'' نے اپنی تحریک کو موریطانیہ تک پھیلانے کی کوشش کی، اس کے ساتھ ہی مراکشی تجارتی قافلے بھی اس طرف رخ کرنے لگے، حکمران طبقے کی توجہ اور تجارتی قافلوں کی آمدورفت

بڑھنے کی وجہ سے یہاں کے بربر اور افریقی قبائل مسلمان ہوئے اور پھر موریطانیہ کا یہ علاقہ مراکش اور مالی کی مسلم حکومتوں کا ایک جزو بنا رہا۔ ۱۵ویں صدی کے شروع میں مصر کے ایک قبیلے نے یہاں اپنا اثر ونفوذ قائم کیا اور آہستہ آہستہ وہ پورے علاقے پر قابض ہو گئے۔ رفتہ رفتہ عربوں کی نسل ماریطانیہ میں اس طرح رچ بس گئی کہ ماریطانیہ کی سب سے بڑی زبان ہی عربی بن گئی۔

۱۴۴۸ء میں پرتگالی ماریطانیہ کا رخ کرنے لگے، انھوں نے سونے، گوند اور غلاموں کی تجارت شروع کر دی، پرتگالی، فرانسیسی، انگریز اور ولندیزی سارے یورپی حریص اور سوہ کار، ماریطانیہ پر اس طرح ٹوٹ ٹوٹ کر گرنے لگے کہ آپس میں سب لڑ پڑے اور ان کے درمیان کافی طویل لڑائی ہوئی۔ ساحلی علاقہ جو کہ زیادہ تر یورپی اقوام کے درمیان متنازعہ تجارتی علاقہ تھا ۱۸۱۷ء میں معاہدہ سینی گال کے تحت اس پر فرانس کا کنٹرول تسلیم کر لیا گیا۔ ۱۸۵۸ء میں ایک فرانسیسی فوجی کرنل نے سینی گال میں مسلم مزاحمت کو بزور قوت ختم کر کے وہاں اپنا تسلط قائم کر لیا اور پھر مقامی سرداروں سے متعدد معاہدے کیے، ان معاہدوں میں بطور خاص یہ شق تھی کہ یہاں کے اندرونی علاقوں کو ترقی دی جائے گی۔ ۱۸۸۰ء میں فرانس نے اس کے جنوبی حصے پر قبضہ کر لیا۔ ۱۸۹۸ء تک جنوبی علاقے کے مسلمان فرانس کی محکومی میں آ چکے تھے۔ ۱۹۰۳ء میں ماریطانیہ کو فرانس کا زیر حفاظت علاقہ قرار دیا گیا اور پہلے علاقے کی حدود میں اضافہ کر دیا گیا۔ ۱۹۰۴ء میں فرانس نے اسے ایک ملک کی شکل دے کر فرنچ ویسٹ افریقہ میں شامل کر دیا۔ ۸ جنوری ۱۹۰۹ء کو فرانس سارے موریطانیہ پر قابض ہو گیا۔ ۴ دسمبر ۱۹۰۴ء کو ماریطانیہ کو فرنچ کالونی کا درجہ دے کر یہاں فرنچ گورنر مقرر کیا گیا۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد ۱۹۴۶ء میں موریطانیہ فرنچ یونین کا سمندر پار علاقہ بنا دیا گیا۔ اسی دوران یہاں آزادی کی جدوجہد شروع ہو گئی۔ آزادی کے لیڈروں میں مختار اولد دادہ سرفہرست تھے۔ یہی اولد دادہ آگے چل کر آزاد ماریطانیہ کے حکمران بنے۔ ۱۹۵۷ء میں ملک کی علاقائی اسمبلی منتخب ہوئی اور نواکشوط ملک کا دارالحکومت قرار پایا۔ ۱۹۵۸ء میں فرانس نے اسے داخلی خود مختاری دی، چنانچہ ۲۸ نومبر ۱۹۵۸ء کو اسلامی جمہوریہ موریطانیہ کا باقاعدہ اعلان کر دیا گیا، مختار اولد دادہ ملک کی انتظامی کونسل کے سربراہ بنے۔ ۱۹۵۹ء میں ملک کا آئین نافذ ہوا۔ قومی پرچم رائج ہوا اور مختار اولا دادہ کو ملک کا پہلا وزیر اعظم بنایا گیا۔ ۲۸ نومبر ۱۹۶۰ء کو فرانس نے اسے مکمل آزادی دے دی۔ ۲۰ مئی ۱۹۶۱ء کو نیا آئین نافذ ہوا جس کے تحت ملک میں صدارتی طرز حکومت قائم ہوئی تو مختار اولا دادہ پہلے صدر مملکت بنے۔ مئی ۱۹۶۶ء میں اولد دادہ دوسری دفعہ اور مئی ۱۹۷۱ء میں تیسری دفعہ صدر منتخب ہوئے۔ جون ۱۹۶۷ء کی عرب اسرائیل جنگ میں ماریطانیہ نے امریکا کے ساتھ سفارتی تعلقات توڑ لیے اور پھر ۱۹۶۹ء میں دوبارہ بحال کر لیے۔ ۱۹۷۳ء میں ماریطانیہ عرب لیگ میں شامل ہو گیا۔ دس جولائی ۱۹۷۸ء کو فوج نے انقلاب کے ذریعے مختار اولا دادہ کی حکومت کا تختہ الٹ دیا۔ فروری ۱۹۸۰ء میں اسلامی تعلیمات کو نافذ کیا گیا۔ ۱۹۸۰ء میں پڑوسی ملک مراکش کے ساتھ سفارتی تعلقات بحال کر لیے۔ ۱۹ اپریل ۱۹۸۹ء کو سینی گال کے ساتھ تعلقات انتہائی ناگفتہ بہ ہو گئے اور نتیجہ اس حد تک خراب نکلا کہ سینی گالی حکومت نے ایک لاکھ موریطانی باشندوں کو ملک سے نکال دیا، جواب میں ماریطانیہ نے سینی گال کے ایک لاکھ پچیس ہزار باشندوں کو نکال باہر کیا۔ ۱۲ جولائی ۱۹۹۱ء کو ایک ریفرنڈم کرایا گیا اور پھر نیا آئین نافذ ہوا جس کے تحت ملک کو اسلامی افریقی عرب جمہوریہ ماریطانیہ کا نام دیا گیا۔ ۲۸ اکتوبر ۱۹۹۹ء کو ماریطانیہ نے اسرائیل کے ساتھ مکمل سفارتی تعلقات قائم کر لیے۔ ☆☆☆